مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خیریت ہے۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب اب اچھے ہیں۔ لیکن ظفر احمد و مسعود احمد بدستور بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص ہے کہ میعادی بخار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے اہل و عیال بخیریت ہیں۔

(۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب الحمدللہ خیریت سے ہیں۔

دہلی کے لیڈروں کی دعوت پر جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب قاضی عبداللہ صاحب اس میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے جو دہلی میں ہندوستان کی تمام اقوام کے لیڈروں کی ہندو مسلم اتحاد کے متعلق ہو رہی ہے۔ تشریف لے گئے ہیں۔

حافظ جمال احمد صاحب تبلیغی دورہ سے واپس دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔

نظم

یادِ حبیب

(از جناب منشی برکت علی صاحب لائق۔ لدھیانوی)

کوئی صورت ڈھونڈتا ہے دلفگارِ قادیاں
ہائے آنکھوں سے ہوا اوجھل نگارِ قادیاں

کاش! لگ جاتے کہیں سے شہپرِ پرواز ہاتھ
اُڑ کے لندن میں پہنچتا جاں نثارِ قادیاں

دل کے ویرانہ میں تیری یاد اب رہنے لگی
ہو گیا آباد یہ گھر افتخارِ قادیاں

میری آنکھوں میں سما کر میرے دل میں بیٹھ کر
چٹکیاں لیتا ہے اک اُلفت شعارِ قادیاں

ہے دلِ صد چاک سینے میں نشانی آپ کی
داغِ الفت اس میں ہے اک یادگارِ قادیاں

کہہ دو اب دورِ خزاں سے باندھ لے رختِ سفر
پھول برسائیگی عالم میں بہارِ قادیاں

کونپلیں توحید کی پھوٹینگی پھر تثلیث میں
گھر کے ہے آیا ہوا ابرِ بہارِ قادیاں

طائرانِ خوشنوا منقار زیرِ پر ہوئے
گلشنِ یورپ میں چہکا جب ہزارِ قادیاں

کیا ہی رکھتا ہے قیامت کی کشش فتراکِ ناز
مرحبا! اے ساقیٔ عرفاں تجھے صد مرحبا!
کھولدے وہ آنکھ یارب! لاسکے جو تابِ حُسن
سرکشوں کو لائیگا اسلام کے جھنڈے تلے
"گر نہیں ہے مائدہ احمدؐ کا تو کس کام کی
خاک پس پس کر ہوئے پر چشم عالم کے لئے
آگئی کیفیتِ انجام مستوں کو نظر
سبز عمامے زبانِ حال سے سمجھا گئے
عاقبت محمود گرداں ایں سفر را یا خدا
آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ دوڑے جائینگے
ہوں گدائے دور افتادہ خدا کے واسطے

طائر آآ کر لگے ہونے شکارِ قادیاں
رشکِ صد ہشیار ہے ہر جرعہ خوارِ قادیاں
اہل مغرب دیکھ لیں لیل و نہارِ قادیاں
لشکرِ جرار تیرا شہسوارِ قادیاں
دعوتِ اسلام تیری زُلہ خوارِ قادیاں" خوجہ
بن گیا ہے دیکھ لو سرمہ غبارِ قادیاں
ساقیٔ محفل بنا جب ہوشیارِ قادیاں
ساری دنیا نے پڑھا سبز اشتہارِ قادیاں
ثبت کن بر صفحۂ عالم وقارِ قادیاں
تیرے استقبال کو اہلِ دیارِ قادیاں
یاد رکھنا ہر دعا میں تاجدارِ قادیاں

اک نظر ہاں لائق پر معصیت پر اک نظر
خاک سے اکسیر ہو جائے یہ عارِ قادیاں

لنڈن کی کانفرنس مذاہب

وزیر اعظم کی طرف سے پیغام

مضامین متعلق اسلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا مضمون

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ ریوٹر کا تار:۔
مذہبی کانفرنس کے دوسرے دن وزیر اعظم نے ایک پیغام بھیجا جسمیں بیان کیا کہ سلطنت برطانیہ میں بہت سی مذہبی جماعتیں باامن سکون پذیر ہیں۔ جو کہ ہماری رعایا کو اپنے اپنے طریق سے کسی ایک آخری نور کی طرف لے جا رہی ہیں۔ کانفرنس کے متعلق اس نے اس توقع کا اظہار کیا۔ کہ وہ اس علم کی اشاعت کا باعث ہو گی۔ کہ ہماری سلطنت کے لوگ اعلیٰ روحانی مقاصد کے حصول کے لئے ایک متحد طریق پر چل رہے ہیں۔

مسٹر یوسف علی نے خواجہ کمال الدین آف ووکنگ مسجد کا مضمون "اسلام کے بنیادی اصول" پر پڑھا۔

سر ٹامس آرنلڈ نے بغداد کے شیخ دوجیلی کا مضمون "شیعہ طرز زندگی اور مذہب" پر پڑھا۔ خلافت کے متعلق انہوں نے بیان کیا کہ شیعہ لوگوں کے اعتقاد کے موافق خلیفہ ایک غائب ہستی ہے۔ جس ... اپنا کوئی قائمقام مقرر نہیں کیا۔

مرزا بشیر الدین امام جماعت احمدیہ کے مضمون پڑھے جانے پر سر تھیو ڈور ماریسن نے اپنے پریزیڈنشل ریمارکس میں کہا کہ اس (یعنی احمدیہ) سلسلہ اور ایسے ہی زمانہ حال کے دوسرے سلسلوں کا پیدا ہونا ثابت کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جس کی تجدید کے متعلق لوگ اعلیٰ مطالعہ جاری رکھتے ہیں (حضرت) مرزا بشیر الدین نے جن کے ہمراہ بہت سے سبز عماموں والے متبعین تھے۔ فرمایا۔ کہ سلسلہ احمدیہ سلسلہ موسویہ میں سلسلہ عیسویہ کی طرح اسلام میں ایک ضروری اور قدرتی تجدید ہے۔ جس کی غرض کسی نئے (شرعی) قانون کا اجرا نہیں۔ بلکہ اصلی اور حقیقی اسلامی تعلیم کی اشاعت کرنا ہے ؛

اخبار احمدیہ

میدان ارتداد میں جانیوالے اصحاب جن اصحاب نے تین ماہ کیواسطے اپنے خرچ پر تبلیغ ملکانہ کیلئے پیش کیا ہوا ہے براہ مہربانی روانگی کے متعلق تاریخ مقرر کریں۔ اور دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ اور ذی استطاعت اصحاب جو ایک دفعہ پہلے تبلیغ کے واسطے جا چکے ہیں اگر دوبارہ تشریف لیجائینگے۔ تو باعث شکریہ ہو گا۔
سید محمود اللہ شاہ ناظر انسداد ارتداد قادیان

موضع بسیا ساندھن میں آریوں کی تازہ ناکامی مورخہ ۱۶ ستمبر ۲۴ء بروز منگل ٹھاکر چرنجی ساکن موضع بسیا ساندھن بمعہ بارہ اشخاص ڈاکٹر نذیر احمد صاحب احمدی مبلغ کے ہاتھ پر اشدھی سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ایک عرصہ سے آریوں نے ٹھاکر صاحب کو دھوکہ دیکر اشدھ کر لیا تھا۔ آریہ ایجنٹوں نے طرح طرح کی ناپاک کوشش ان کے روکنے میں کی۔ مگر الحمد للہ کہ ان کی کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور ٹھاکر صاحب برضا و رغبت خود بمعہ ایک جماعت کے داخل اسلام ہوئے۔ آریہ مہاشوں کو ٹھاکر صاحب کی اشدھی پر بڑا ناز تھا۔ والسلام
صوفی محمد ابراہیم بی۔ ایس سی امیر المجاہدین احمدیہ ارا التبلیغ آگرہ

اطلاع حسب درخواست ایڈیٹر صاحب اخبار سوراجیہ دہلی انجمن ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اخبار سوراجیہ تار گھر میں اخباری تاروں کے نرخ کے واسطے ہمارے اخبار الفضل کی طرح رجسٹرڈ ہو چکا ہوا ہے۔ ہماری انجمنیں جو ریزولیوشن اخبارات کو انطباع کے واسطے بھیجا کرتی ہیں۔ وہ اخبار سوراجیہ کو بھی بھیجدیا کریں۔
محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ناظم پبلسٹی آفس۔ قادیان

اعلان نکاح بروز جمعہ ۱۲ ستمبر جناب سید محمد سرور شاہ صاحب نے چودہری غلام حسین صاحب پٹواری احمد نگر کی لڑکی سردار بیگم کا نکاح ہمراہ ہدایت اللہ پسر چودہری مولا بخش صاحب نمبردار چک نمبر ۳۵ شاخ جنوبی سرگودہا بعوض مہر مبلغ دو ہزار روپیہ کے پڑھا۔

ولادت برادر فتح محمد صاحب احمدی ساکن فتح پور ضلع گوجرات کے ہاں خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک شخص کی تلاش ایک شخص بنام غلام محمد قد درمیانہ عمر تقریباً ۳۰ سال۔ زبان اردو و پنجابی۔ اصل باشندہ امرتسر کا مگر بچپن کے زمانہ سے پیران پٹین علاقہ کاٹھیاواڑ گوجرات وغیرہ میں رہا صرف ایک سال کے قریب امرتسر رہکر احمدیت میں داخل ہو کر بغرض کتب فروشی ایک غیر احمدی لڑکے کے ہمراہ بٹالہ وغیرہ علاقہ کی طرف گیا تھا۔ جس کو عرصہ دس گیارہ ماہ کا گذر رہا ہے۔ کوئی پتہ معلوم نہیں کہ زندہ ہے یا گذر گیا۔ اس کی والدہ ضعیفہ نابینا ہے۔ جس کا اس کے سوا اور کوئی خبر گیر نہیں۔ اگر اس کا کسی دوست کو پتہ معلوم ہو۔ تو اسکی اطلاع روانہ کرے۔
شیخ رحیم بخش مالک اورین بک ایجنسی مغل گیٹ۔ امرتسر

دعائے مغفرت چودہری محمد الدین صاحب سفر میں ایسی جگہ فوت ہوئے۔ جہاں سوا دو اشخاص کے کوئی احمدی نہ تھا۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔
علی احمد احمدی از شادیوال

لنڈن کی مذہبی کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مضمون

بے نظیر کامیابی اور سامعین کی طرف سے مبارکباد

پریزیڈنٹ کانفرنس کے ریمارکس اور دیگر معززین کی آراء

(نوٹ) اخبار تیار ہو چکا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مضمون کے متعلق ولایت سے تار پہنچا۔ جو بصورت ضمیمہ [illegible]

[illegible] اوراق [illegible] اس لئے اخبار میں بطور ضمیمہ شائع کیا جاتا ہے۔

لنڈن سے ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کی طرف سے چلا ہوا تار بنام حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ۲۷ ستمبر ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر بٹالہ پہنچا۔ اور ۲۸ ستمبر بذریعہ ڈاک قادیان آیا۔ تار حسب ذیل ہے:۔

"اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ کل (۲۳ ستمبر) ہمارا مضمون غیر متوقع کامیابی کے ساتھ پڑھا گیا۔ گو ہمارا مضمون اس دن وقت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر تھا۔ اور اس ملک کے لوگ زیادہ دیر بیٹھے رہنے کے عادی نہیں ہوتے تاہم حاضرین آخر وقت تک جمے بیٹھے رہے۔ بلکہ خاص ہمارے مضمون کو سننے کے لئے مضمون کے شروع ہونے کے وقت اور بھی بہت سے لوگ آ گئے۔ حتیٰ کہ ہال بالکل بھر گیا۔ کسی اور وقت میں حاضرین کی تعداد اتنی نہیں ہوئی تھی۔ حاضرین مضمون کی طرف اتنے متوجہ تھے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ تمام حاضرین گویا احمدی ہیں سب لوگ ایک محویت کے عالم میں اخیر تک بیٹھے رہے جب مضمون میں اسلام کے متعلق ایسی بات بیان کی جاتی تھی۔ جو ان کے لئے نئی ہوتی۔ تو کئی لوگ خوشی سے اُچھل پڑتے۔ غلامی۔ سود۔ اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کو نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا تھا۔ اس حصۂ مضمون کو بھی نہ صرف مردوں نے بلکہ عورتوں نے بھی نہایت شوق اور خوشی سے سُنا۔ اور جب لیکچر ختم ہوا تو لوگوں نے اس گرم جوشی کے ساتھ اور اتنی دیر تک چیئرز دئے۔ کہ پریزیڈنٹ کو اپنے ریمارکس کے لئے چند منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ پریزیڈنٹ نے سامعین کی طرف سے اور خود اپنی طرف سے حضرت صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ نہایت خوبی کے ساتھ مذہبی حقایق کو بیان کیا گیا ہے۔ پریزیڈنٹ سر تھیوڈور ماریسن نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر حضرت صاحب کو اس عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور کہا۔ کہ کیا آپ کا لنڈن میں تشریف لانا مفید اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوا؟ کئی لوگ وفد کے ممبروں کے اردگرد جمع ہو گئے اور مبارکباد دی۔

ڈاکٹر وانش نے جو فری چرچ کے ہیڈ ہیں۔ بیان کیا۔ کہ میں بہت ہی خوش قسمت تھا۔ کہ مجھے یہ لیکچر سُننے کا موقع ملا۔ ایک پروفیسر آف لار نے بیان کیا کہ جب وہ مضمون سُن رہا تھا۔ تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا احمدیت کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا دن ہے اس نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے۔ تو اتنی بڑی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے اس نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ میرے پاس ایک معزز صاحب بیٹھے تھے۔ جو کہ خوشی سے اپنی کرسی پر اُچھل اُچھل پڑتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ کیا ہی نادر اور سچے خیالات بیان کئے گئے ہیں۔ ایسے اعلےٰ خیالات روز روز سننے میں نہیں آتے۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے مضمون پڑھا۔ اور نہایت خوبی سے پڑھا۔ ان کی آواز بہت صاف اور مؤثر تھی۔ جو تمام سامعین تک بخوبی پہنچتی تھی۔ مضمون ختم ہونے پر لوگ ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے جو وہاں رکھی تھیں۔ اردگرد جمع ہو گئے۔ اور بہتوں نے احمدیت کے متعلق کتابیں خریدیں۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس سفر کے نتیجہ میں اتنے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچ گیا ہے ایک معزز آدمی بیان کرتے تھے۔ کہ آپ کے آنے سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ احمدیت کیا ہے۔ لیکن آج ہر مرد اور ہر عورت کی زبان پر احمدیت کا تذکرہ ہے ایک صاحب نے کہا۔ تین سال ہوئے مجھے رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح تیرہ حواریوں کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ رؤیا پورا ہو گیا ہے۔"

رحیم بخش

گاندھی جی کا مطالبہ مسلمان علماء اور لیڈروں سے

دہلی کی کانفرنس اتحاد میں جمع ہونیوالے مسلمان علماء اور لیڈروں سے اپنے ایک پیغام میں گاندھی جی نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"اگر مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ جو شخص ایمانداری کے ساتھ اسلام ترک کرتے یا جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرا مذہب اختیار کرلے وہ سزا کا مستحق ہے تو انہیں اس کا صاف صاف اعلان کر دینا چاہئے میں اس اعلان کے لئے ان کی عزت کروں گا البتہ میں یہ جان جاؤں گا کہ اس بد قسمت ملک کے لئے دنیا میں کہیں جگہ نہیں ہے"

یہ مطالبہ بجا ہے۔ اور ان اصحاب کو مرتد قرار دیکر واجب القتل بتلانے والے مولویوں اور اخباروں پر صفائی کے ساتھ اس کا جواب دینا ضروری [illegible] ہے۔

لنڈن کی مذہبی کانفرنس

مذہب زرتشت۔ جین مت اور تصوف پر مضامین

جناب صوفی حافظ روشن علی صاحب کا تصوف پر مضمون

رائٹر کا تار:-

(لنڈن ۲۵ ستمبر) مذاہب کی کانفرنس کے چوتھے دن کے اجلاس کی صدارت سر پیٹرک نیگن نے فرمائی۔ پادری ڈیوس نے دکن کے پارسی دستور اعظم کیقباد نوشیروان کا مضمون "مذہب زرتشت" پڑھ کر سنایا۔ اس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ پارسی مذہب تمام انسانوں کے لئے قابل قبول ہے۔ اور اسے دنیا کا عام مذہب ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اس کی تعلیم زمانہ حاضرہ کی انسانی ذہنیت اور خیالات کے بہت قریب ہے۔ سر پیٹرک نیگن نے کہا۔ کہ پارسی زندگی میں ہندوستانی ایک نہایت دلچسپ عنصر ہیں۔ ان کے اخلاقی معیار بہت بلند ہیں۔ اور عام طور پر ان پر نہایت عمدگی سے عمل کیا جاتا ہے۔

مذہب جین پر مسٹر جگمندر لال جینی چیف جج اندور کا لکھا ہوا مضمون انکی غیر حاضری میں پڑھا گیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ چونکہ جینیوں کے طرز عمل کے تمام قواعد محبت۔ رحم۔ ہمدردی۔ اور پاکیزگی پر مبنی ہیں۔ اس لئے لازماً وہ سبزی خور ہیں۔ صدیوں کی روایات اور پابندی عمل کے باعث ایک سچے جینی کے لئے یہ امر ناممکن ہو گیا ہے۔ کہ وہ کسی ہستی کو خیال لفظ یا عمل سے نقصان پہنچائے۔ ہندوستان میں کوئی جینی بھیک مانگنے والا نہیں ہے۔ اور ان کی قوم میں جرائم کی اوسط تمام ہندوستان کی اقوام کی بہ نسبت بہت کم ہے۔

صوفی حافظ روشن علی آف رنگمحل پنجاب کی طرف سے تصوف پر لکھا ہوا ایک مضمون پڑھا گیا۔ اس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ تصوف میں کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ ایک غلط خیال ہے۔ کہ یہ ایک پر اسرار مذہب ہے۔ اس امر پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ زمانہ آخری میں بعض صوفی اپنے عقائد کے لحاظ سے بہت تنزل کر گئے ہیں کیونکہ ان میں سے بعض ملحدانہ اثرات کے ماتحت آ گئے۔ اور بعض اپنے آپ کو تمام قوانین مذہب سے مبرا سمجھ کر ہر قسم کی خواہشات نفسانی کے حصول کے پیچھے پڑ گئے۔ مضمون میں اس امر پر بھی زور دیا گیا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کا اصل اسلام اور حقیقی تصوف سے کچھ تعلق نہیں۔

دہلی کی مجلس اتحاد میں جماعت احمدیہ کے قائمقام

سبجیکٹ کمیٹی میں احمدی قائمقاموں کا انتخاب

صدر جمعیۃ العلماء کے مقابلہ میں مسئلہ ارتداد اور سنگساری پر تقریر

تار بنام الفضل

جیسا کہ اسی اخبار میں لکھا گیا ہے۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب اور جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہندو مسلمانوں کی مجلس اتحاد منعقدہ دہلی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے جناب قاضی صاحب موصوف نے حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔ جو ۲۸ ستمبر کی صبح کو ڈاک سے ملا۔ (ایڈیٹر)

(دہلی ۲۷ ستمبر) حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا سید سرور شاہ صاحب سبجیکٹ کمیٹی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ مرتدین کو سنگسار کرنے کے متعلق بحث ہوئی۔

مولوی کفایت اللہ دیوبند (صدر جمعیۃ العلماء) نے بیان کیا۔ کہ مرتدین کو سنگسار کرنا اسلامی سلطنتوں میں بالکل صحیح مسئلہ ہے۔ لیکن ہندوستان کے لئے نہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے اسکے جواب میں بیان کیا۔ کہ اسلام ایسے فعل کی کسی جگہ بھی اجازت نہیں دیتا۔ مفتی صاحب کی تقریر کو لوگوں نے پسند کیا۔ اور تعریف کی۔ اس وقت تک کوئی ریزولیوشن جو ہمارے مفاد کے خلاف ہو پیش نہیں ہوا۔ ہم لٹریچر تقسیم اور ملاقاتیں کر رہے ہیں۔

ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کی مجلس اتحاد میں مذہبی آزادی کے متعلق قرار داد

دہلی میں ہندو مسلمانوں کی مجلس اتحاد ۲۶ ستمبر سے منعقد ہو رہی ہے اسکے صدر پنڈت موتی لال صاحب نہرو قرار پائے ہیں۔ سبجیکٹ کمیٹی میں [illegible] شامل تھے۔ سب سے پہلی تجویز صدر کی طرف سے پیش ہوئی جسے حاضرین نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر منظور کیا۔

"یہ کانفرنس اس برت کے متعلق بہت رنج اور فکر کا اظہار کرتی ہے جو مہاتما گاندھی نے دھارن کیا ہے۔ کانفرنس کی یہ زبردست رائے ہے کہ ضمیر کی انتہاء درجہ کی آزادی اور مذہب لازمی چیزیں ہیں۔ اور وہ [illegible] کی جائے۔ وہ کسی مذہب کی ہتک یا ہجو کرنے کی ملامت کرتی ہے۔ وہ کسی شخص کے کسی مذہب کے اختیار کرنے یا کسی دوسرے مذہب میں جانے پر کسی سزا یا سختی کی بھی مخالفت کرتی ہے۔ وہ کسی ایسی کوشش کی بھی مذمت کرتی ہے جو جبر سے کسی کو اپنے مذہب میں لانے کیلئے کیجائے۔ یا اپنے ہی مذہب کی رسوم ... کو حاصل کرنے سے مانع ہو۔ کیونکہ [illegible] دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچانے کیلئے کیجائے۔ ممبران کانفرنس مہاتما گاندھی کو یقین دلاتے ہیں۔ اور خود عہد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان اصول کو عملی صورت دینے کیلئے حد درجہ کوشش کرینگے۔ اور وہ ان اصول کی کسی خلاف ورزی کی جائے وہ حالت اشتعال [illegible]

کابل کا سفاکانہ فعل اور مسلمانان ہند کی شرمناک وہشت

"زمیندار" اور "سیاست" ظلم صریح پر پردہ نہیں ڈال سکتے

ہندو روزانہ اخبار "کیسری" نے اپنے ۲۹ ستمبر کے پرچہ میں مسلم اخبارات کی افسوسناک روش کے خلاف صدائے احتجاج حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔

"اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کو بہ حیثیت قوم تمام اسلامی سلطنتوں سے ہمدردی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں انصاف پسند اصحاب جب کبھی کسی اسلامی سلطنت کو کوئی ایسا فعل کرتے دیکھتے ہیں جو اسلام کے خلاف نظر آتا ہو۔ تو فوراً اس سلطنت کے خلاف اظہار نفرت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ چنانچہ شریف مکہ کی پالیسی کی مخالفت اور ترکوں کی خلیفہ کی معزولی پر اکثر اصحاب نے اظہار نفرت کر کے اپنی منصف مزاجی کا ثبوت دیا ہے لیکن ایسے لوگ مسلمانوں میں بہت کم ہیں۔ جو کسی اسلامی سلطنت کے ظالمانہ فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں کابل کی سلطنت نے ایک احمدی کو محض اس لئے سنگسار کیا ہے۔ کہ وہ احمدیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس پر مسلمانوں نے پہلے تو یہ پردہ ڈالے رکھا۔ کہ احمدی جماعت کے لوگ بغیر تحقیق شور ڈال رہے ہیں۔ اور کہ یہ سنگساری کسی اور جرم کی وجہ سے عمل میں آئی ہو گی۔ لیکن جب خود وہاں کی گورنمنٹ نے اصل وجہ سنگساری اختلاف عقائد تسلیم کر لی۔ تو اسلامی اخبارات نے وہیں ادہر فتووں کا طومار پیش کر دیا۔ کہ بھلا ایسے کافروں کو سوائے قتل کے اور کونسی سزا دیجائے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے۔ کہ پہلے تو تم خود شور مچاتے رہے ہو۔ کہ اختلاف عقائد کے سبب کبھی بھی روشن خیال امیر کابل ایسا حکم نہ دے سکتے تھے۔ اور اب الٹا خود بھی اسی فتوے کی تائید کر رہے ہو۔ کیا اب اختلاف عقائد کی سزا قتل درست معلوم ہو گئی۔ زمیندار اور سیاست کو اپنی قوت دلیل پر ناز ہے لیکن قادیانی اخبارات نے ان ہر دو اخبارات کے سروں پر اس زور سے دلائل کا زور ڈالا ہے۔ کہ وہ اب اس ظلم صریح پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

ہم سننا چاہتے ہیں۔ کہ وہ جو قتل حیوان کا جواز ثابت کرنے کیلئے قانون قدرت کی آڑ لیا کرتے ہیں۔ اب قتل انسان پر کیا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور کیا یہ حق غیر مسلم اقوام کو اپنے اپنے عہد حکومت میں دینے پر تیار ہیں۔ کہ وہ بھی اختلاف عقائد کے سبب مسلمانوں کو سنگسار کر لیا کریں۔"

(بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ)
الفضل
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - ۳۰ ستمبر ۱۹۲۴ء

"زمیندار" کابل کے سفاکانہ قتل کی حمایت میں
(نمبر ۱)

حمایت ظلم کی وجہ

تمام ہندوستان کے مسلمان اخبارات میں سے غالباً صرف "زمیندار" ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سلطنت کابل کے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ظالمانہ اور وحشیانہ طریق سے سنگسار کرنے کی تائید اور حمایت میں پے در پے بے سروپا طول وطویل مضامین شائع کر رہا ہے۔ شاید اس کی وجہ وہی ہو۔ جو پچھلے دنوں لاہور کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ کہ "لاہور کا کوئی اخبار افغانستان سے مالی امداد لے رہا ہے۔ یا اس نے اس نوع کی امداد کے لئے دربار کابل میں عرضداشت پیش کی ہے۔" اور "زمیندار" نے چور کی ڈاڑھی میں تنکا کے مطابق لکھا تھا۔

"اس اطلاع کے شائع کرنے والوں کا اشارہ زمیندار کی طرف ہے۔ اور بعض دوسرے اصحاب کا بھی یہی خیال ہے۔" (زمیندار ۱۷ ستمبر)

اگرچہ "زمیندار" نے اس سے انکار کیا تھا۔ لیکن دیکھنے اور سمجھنے والوں کے لئے اس انکار میں بھی اقرار کی جھلک نظر آرہی تھی۔ مثلاً اس نے اپنے انکار کی تائید میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی تھی کہ:-

"جن کو "زمیندار" کے متعلق یہ شبہ ہوا ہے۔ وہ اس کی سرگذشت حیات سے بے بہرہ ہیں۔ دولت آصفیہ نے بعض مصالح کے پیش نظر ۱۹۲۰ء میں زمیندار کے مالک اور اس کے فرزند ارجمند کا وظیفہ بند کر دیا۔ جس کی مقدار سوا آٹھ سو روپے ماہانہ تھی۔ لیکن کیا اس مالی نقصان نے زمیندار کے دل سے اعلیحضرت حضور نظام کے متعلق عقیدت ومحبت کے وہ جذبات نکالدئے جو اس شیفتۂ اسلام مسلم تاجدار کے متعلق ہر اسلام پرست قلب کے اندر موجود رہنے چاہئیں۔ اور کیا اس مالی نقصان کے باوجود "زمیندار" نے مسئلہ استرداد برار کے سلسلے میں ہندوستان کے تمام انگریزی و اردو جرائد سے بدرجہا بڑھکر سعی وجہد نہیں کی۔ پھر کیا یہ مالی منافع کے پابند ہونے کی شہادت ہے، یا خدمت اسلام کا ثبوت ہے۔"

ممکن ہے۔ کسی ناواقف کے لئے یہ سطور دھوکہ کا باعث ہوں۔ اور وہ خیال کرلے کہ جس طرح "زمیندار" باوجود حیدرآباد سے اپنا وظیفہ بند ہو جانے کے استرداد برار کے متعلق مضامین شائع کرتا رہا ہے۔ اسی طرح وہ بغیر کسی لالچ ذاتی اور طمع نفسانی کے حکومت کابل کی بےجا تعریف اور اس کے شرمناک ننگ انسانیت افعال کی تائید کر رہا ہے۔ لیکن جو لوگ "زمیندار" کی دریوزہ گری کا علم رکھتے اور انکی فطری کمینگی سے واقف ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ حیدرآباد کے متعلق وہ جو مضامین لکھتا رہا ہے۔ ان سے اس کی غرض محض چھنے ہوئے ٹکڑے حاصل کرنا اور کاسۂ گدائی بھروانا تھی۔ اور اب بھی ہے۔

ممکن ہے۔ "زمیندار" اس حقیقت ثابتہ سے بھی اسی طرح انکار کردے جس طرح اس نے "دربار کابل" سے مالی امداد حاصل کرنے کے متعلق کیا ہے۔ اس لئے ذیل میں ایسا زبردست ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ جس کا انکار اس کے لئے قطعاً محال اور ناممکن ہے۔

پچھلے دنوں "زمیندار" کا مہتمم جب بھیک مانگنے کے لئے نکلا۔ اور سیدھا حیدرآباد میں پہنچا۔ تو اس نے وہاں جاکر رؤساء اور اُمراء کے دروازوں پر جو صدا لگائی۔ اس کے چند الفاظ یہ ہیں:-

"زمیندار و کارپردازان "زمیندار" کے لئے یہ امر موجب فخر ومباہات رہا ہے کہ وہ ہمیشہ حیدرآباد کی حکومت ابد مدت کی رضاکارانہ خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ جریدۂ زمیندار کے فائل بتاتے ہیں کہ یہ جریدہ سرکار ابد قرار کی خیر سگالی اور بہی خواہی کے لئے قلمی خدمت انجام دینے میں ہندوستان کے ہزاروں اخبارات سے پیش پیش رہا ہے۔ زمیندار پچھلے دو برس سے مسئلہ استرداد برار پر مضامین شائع کر رہا ہے۔

اعلیحضرت حضور نظام مدظلہ العالی کے مکتوب ملوکانہ کے شائع ہوتے ہی زمیندار نے نہ صرف بہترین ترجمہ شائع کیا۔ بلکہ مسئلہ استرداد برار پر وہ مدلل مضامین لکھے۔ جو اپنی آپ نظیر ہیں۔ اس ضمن میں زمیندار نے ہر قسم کی ناچیز خدمت انجام دی۔ اخبارات مفت تقسیم کئے۔ اس مسئلہ کے مالہٗ وماعلیہ سے واقفیت تامہ حاصل کرنے کے لئے سینکڑوں روپے کی کتب خرید کیں۔ خدا کا شکر ہے کہ زمیندار کو اس وقت تک سرفروشانہ اور فداکارانہ خدمات انجام دینے کا شرف حاصل ہے۔

اگر خدانخواستہ اس وقت ڈگری کا روپیہ ادا نہ کیا جاسکا اور زمیندار بند ہو گیا۔ تو زمیندار کو اس لائحہ عمل کی تکمیل کا شرف حاصل نہ ہو سکیگا۔ جو مسئلہ استرداد برار کے متعلق کارپردازان نے مرتب کرلیا ہے۔ اور جس پر وہ مدتوں سے کاربند ہیں۔

چونکہ عالی جناب کو خدمت سرکار ابد قرار حیدرآباد کا شرف حاصل ہے۔ اسلئے جناب کی خدمت میں التماس ہے کہ جناب اس نازک موقع پر زمیندار کی مالی اعانت فرمائیں تاکہ زمیندار کی ہستی معرض خطر میں نہ رہے۔ اور کارپردازان زمیندار مطمئن ہو کر اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ کی فداکارانہ خدمات سرانجام دینے کا شرف حاصل کرتے رہیں۔

امید ہے کہ جناب اس معروضہ پر غور فرماکر خادم کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ زیادہ حد ادب"

ایک طرف اس "معروضہ" کو رکھئے۔ اور دوسری طرف ان تازہ الفاظ کو دیکھئے۔ کہ "زمیندار نے مسئلہ استرداد برار کے سلسلہ میں ہندوستان کے تمام انگریزی و اردو جرائد سے بدرجہا بڑھکر جو سعی وجہد کی ہے۔ وہ مالی منافع کا پابند ہو کر نہیں کی بلکہ خدمت اسلام سمجھ کر کی ہے۔" تو کیا ان میں ایک ذرہ بھی شائبہ صداقت پایا جاتا ہے۔ اور یہ صریح جھوٹ اور دھوکہ دہی نہیں ہے۔ اسی سے اس انکار کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ جو "زمیندار" نے کابل سے مالی امداد حاصل کرنے کے متعلق کیا ہے۔ اور اب جو کابل کی وحشت اور درندگی کی تائید میں مسلسل مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ "زمیندار" "دربار کابل" سے اپنی عرضداشت منظور کرانے کے لئے یہ کہہ سکے۔ کہ اس وقت جبکہ مہذب دنیا سلطنت کابل کے جابرانہ فعل کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کر رہی ہے۔ امیر کابل کے لئے شرمناک دھبہ قرار دے رہی ہے اور اسلام کے لئے باعث عار سمجھ رہی ہے۔ اس وقت "زمیندار" کابل کی خیر سگالی اور بہی خواہی کے لئے قلمی خدمت انجام دینے

میں ہندوستان کے سب اخبارات سے پیش پیش رہا ہے جو اخبار مالی منافع اور ذاتی اغراض کے لئے ذلت اور کمینگی کے اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ وہ اگر کابل کے جابرانہ اور سفاکانہ فعل کی تائید میں اپنے صفحات سیاہ کرے۔ تو کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں۔ اور نہ اس کی بیہودہ سرائی کا پیہم شور و شر معقول پسند طبقہ کے قلوب پر کچھ اثر کر سکتا ہے۔

یہ ضروری اور اہم امر بیان کرنے کے بعد جو "زمیندار" کے کابل کی تائید میں اور ہمارے خلاف مضامین شائع کرنے کا اصل موجب ہے۔ زمیندار کے مضامین پر سرسری نظر ڈالی جاتی ہے

زمیندار کے مضامین پر سرسری نظر

یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ابتداء میں جب مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کی خبر شائع ہوئی۔ تو "زمیندار" نے احمدیت کی وجہ سے ان کے قتل ہونے کا بڑے زور کے ساتھ انکار کیا اور لکھا کہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ امیر کابل جیسا روشن دماغ انسان محض اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی شخص کو سنگساری کی سزا دے لیکن جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ سنگساری محض احمدی ہونے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ تو "زمیندار" نے یہ لکھنا شروع کر دیا کہ اسلام کی رُو سے ہر ایک احمدی کی کم از کم یہ سزا ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ "زمیندار" کے صفحات میں یہ تغیر اور یہ انقلاب کیوں رونما ہوا۔ اس لئے کہ امیر کابل نے اس کی توقع اور خیال کے خلاف محض احمدیت کی وجہ سے مولوی نعمت اللہ خان کو سنگسار کرایا۔ اور چونکہ "زمیندار" کو بقول خود "دولت مستقلہ افغانستان اور اس کے جوان بخت بلند اقبال اور بلند منزلت تاجدار غازی کے ساتھ انتہائی محبت و عقیدت ہے" اس لئے وہ ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

کے مطابق تائید کرنے پر کمربستہ ہو گیا۔

اب "زمیندار" سلطنت کابل کے اس وحشیانہ فعل کے جواز میں جو باتیں پیش کر رہا ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) چونکہ احمدیوں کے عقائد کفر و ارتداد کی حد تک پہنچتے ہیں اور کسی اسلامی حکومت کے ماتحت قرآن و حدیث کے کسی حکم کی خلاف ورزی ویسی ہی قابل تعزیر ہے۔ جیسی غیر اسلامی حکومتوں کے نافذ کردہ قوانین کی نافرمانی ان کی رعایا کے لئے موجب تعزیر سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے شریعت غرائے اسلامیہ اور سیاست ملکی دونوں کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے مُرتد اور باغی کو کم از کم قتل کی سزا دی جائے۔

(۲) چونکہ حکومت کابل کا یہ قانون ہے کہ اس کی سلطنت میں کسی فرقہ اور کسی مذہب کا انسان اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کرے۔ اور مولوی نعمت اللہ نے احمدیہ عقائد کی تبلیغ و اشاعت کی۔ اس لئے حکومت کابل اپنے قانون کی خلاف ورزی کی بنا پر سنگساری کی سزا دینے میں حق بجانب ہے۔

(۳) چونکہ قادیانی جماعت مسلمانوں کی تمام اجتماعی قومی تحریکات سے الگ رہی ہے۔ مرکز خلافت کی تباہی و بربادی اور سولہ دماوا اسلام کی بیحرمتی و بے آبروئی میں سب سے بڑھکر حصہ لینے والوں (انگریزوں) کو اولوالامر سمجھتی رہی ہے۔ جزیرۃ العرب پر کفر کی گھٹائیں مسلط ہو گئیں۔ ہندو مسلمانوں کے ہم آہنگ ہو گئے۔ لیکن قادیانی مسلمان کہلانیوالے قادیانی مرکز خلافت کی قوت و طاقت اور جزیرۃ العرب کی عزت و حرمت کا شیرازہ درہم برہم کرنیوالوں کو اولوالامر بتلاتے رہے۔ ان وجوہات سے احمدی مسلمان نہیں اور واجب القتل ہیں۔

(۴) قادیانیوں کو اگر حکومت افغانستان کے اس تعزیری قانون پر کوئی اعتراض تھا۔ اور ان کے دل میں اسلام کی محبت اور اُلفت کا کوئی جذبہ موجود تھا۔ تو ان کے لئے واحد طریق کار یہ تھا کہ وہ ادب و احترام کے تمام قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعلیحضرت امیر غازی کی خدمت میں عرضداشت پیش کرتے اور اپنے عقائد کو اسلام کے مطابق ثابت کر کے اس قانون کے نفاذ کو رد کرتے۔ وہ مسلمانان عالم سے التجا کرتے۔ کہ وہ اعلیحضرت امیر غازی کی حکومت کو اس فیصلے پر نظر ثانی کی دعوت دیں ؎

(۵) امام جماعت احمدیہ نے امیر کابل کے ظالمانہ فعل کے خلاف جمعیۃ الاقوام اور دول یورپ کو جو تار دیا ہے اس سے بدتر اسلامی بے غیرتی کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عیسائی سلطنتوں سے امداد طلب کی گئی ہے۔

خادمانِ اسلام کو واجب القتل قرار دینا

ان امور کو پڑھ کر ہر ایک انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ ان میں کہاں تک معقولیت پائی جاتی ہے۔ اور ایک ایسی جماعت کو جو ساری دنیا میں اسلام کا علم بلند کرنے اور اپنی جانیں اور مال دین اسلام کی خاطر صرف کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ مُرتد کہہ کر واجب القتل قرار دینے کے لئے کیسے زبردست دلائل شرعیہ سے کام لیا گیا ہے کس قدر ظلم و ستم ہے۔ کہ کئی لاکھ انسانوں کی ایک ایسی جماعت جو ایک برگزیدہ خدا کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہے۔ اور نہ صرف عہد کر چکی ہے۔ بلکہ اسے عملی طور پر پورا بھی کر کے دکھا رہی ہے۔ جو اپنا جینا اور مرنا اسلام کی خاطر سمجھتی ہے جس کا دن رات کام دعوت اسلام دینا اور اسلام کی صحیح تعلیم کی اشاعت کرنا ہے۔ جو اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں کے خطرناک حملوں کے مقابلہ میں سینہ سپر رہتی ہے اور جو "زمیندار" کے نزدیک بھی فتنہ ارتداد کے زمانہ میں سب سے بڑھکر زور اور قوت اخلاص اور جوش کے ساتھ دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتی رہی ہے۔ اسے خارج از اسلام اور مُرتد ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اس کے افراد کو کھلم کھلا قتل کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ مگر اتنا بتانے کی تکلیف نہیں گوارا کی جاتی۔ کہ قرآن کریم کی وہ کونسی آیت ہے جس کی رو سے احمدی واجب القتل ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی صحیح حدیث ہے جس کی بناء پر حضرت مرزا صاحب کو ماننے والے قابل سنگسار ہیں۔ حکومت کابل نے جہاں ایک بے گناہ اور خدا کے مومن بندہ کا وحشیانہ طریق سے خون گرانے وقت بھی کسی آیت اور حدیث سے مولوی نعمت اللہ خان صاحب مرحوم کو قابل سنگساری ثابت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی وہاں "زمیندار" اور اسی قماش کے دوسرے اخبارات اور ہندوستان کے ملاؤں نے تمام احمدیوں پر بھی قتل کا فتویٰ عائد کرتے ہوئے کوئی شرعی دلیل نہیں دی۔ اور صرف اتنا کہدینا کافی سمجھا ہے کہ احمدی مرتد ہیں۔ اور مُرتد کی سزا قتل ہے۔ جو لوگ بغیر کسی شرعی دلیل اور ثبوت کے اس بے باکی سے اسلام کے سچے اور حقیقی خادموں کے قتل کا فتویٰ عائد کریں۔ ان کی سنگدلی اور قساوت قلبی میں کسی کو کیا شک ہو سکتا ہے۔ اور ان کے اسلام کو بدنام کرنے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ "زمیندار" کو اگر کچھ بھی اسلام کی واقفیت ہے۔ اور اس کے پاس اپنے اس فتویٰ کی تائید میں جو اس نے احمدیوں کے خلاف دیا ہے۔ کوئی شرعی ثبوت ہے۔ تو ہم اسے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ پیش کرے۔ اور قرآن و صحیح احادیث کے رو سے ثابت کرے کہ احمدی مرتد ہیں۔ اور مرتد کی کم از کم سزا "قتل" ہے۔ لیکن اگر اس کے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے۔ اور یقیناً نہیں ہے۔ تو اسے کابل کے اس ناپاک فعل کی حمایت میں اسلام کے لئے باعث بدنامی بننے سے شرم کرنا چاہیئے۔ کہ خواہ مخواہ وہ اسلام کی طرف ایسی بات منسوب کرتا ہے۔ جس سے اسلام بالکل پاک ہے۔

علماء خوست کے نزدیک امیر کابل مُرتد ہے

جن عقائد کی بناء پر کابل کی عدالتوں نے بغیر کسی شرعی دلیل اور ثبوت کے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سنگساری کا حکم دیا۔ ان کے متعلق الگ بتایا جائیگا۔ کہ انہیں باعث سنگساری قرار دینا کس قدر ناواجب اور ناروا ہے۔ اس وقت جو دریافت طلب امر ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر چند باتوں کو پیش کر کے مسلمان کہلانے اور شریعت اسلامیہ کی پوری پوری پابندی کرنے والے ایک شخص کو مُرتد قرار دیا جا سکتا۔ اور اس بہانہ سے اسے قتل کیا جا سکتا ہے تو کیوں علاقہ خوست کے

وہ لوگ جو موجودہ امیر کابل کو شریعت اسلامیہ میں تغیر و تبدل کرنے اور خلاف اسلام احکام جاری کرنیوالا قرار دیکر اسکے خلاف جنگ کر رہے ہیں حق بجانب نہیں ہیں۔ جب انکے نزدیک امیر کابل شریعت اسلامیہ کے نہ صرف خلاف چل رہا ہے۔ بلکہ نئی نئی باتیں جاری کرکے اس میں اپنی منشاء اور خواہش کے مطابق تبدیلی کر رہا ہے۔ تو انکے نزدیک امیر اور اسکے ارکان یقیناً مرتد ہیں جنہیں قتل کرنے کی کوشش کرنا کابل کے اپنے فیصلہ کے رو سے بالکل جائز ہے۔ کیونکہ جب حکومت کابل ایک ایسے مسلمان کو جو مسلمان ہونے کا دعوٰی رکھتا۔ اور شریعت اسلامیہ کے ایک ایک شعشہ پر عمل کرنا لازمی اور ضروری سمجھتا ہے۔ مرتد کہکر قتل کرا دیتی ہے۔ تو جن لوگوں کے نزدیک امیر کابل شریعت اسلامیہ کے خلاف عمل رکھتا اور خلاف شریعت احکام جاری کرتا ہے۔ وہ کیوں نہ امیر کو مرتد سمجھکر قابل قتل قرار دیں۔ اور کیوں نہ "زمیندار" ان کی اس سعی کو شریعت نبوی کا اجرا اور نفاذ قرار دے۔ جبکہ امیر کابل کے مولوی نعمت اللہ خانصاحب کے فیصلہ کے متعلق اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ:۔

"اس تعزیر میں تمام مسلمان اعلےٰ حضرت شہریار افغانستان کی حکومت کے مؤید ہیں۔ کیونکہ اعلےٰ حضرت نے حامیین شریعت نبوی یعنی علماء کرام کے فتوٰی کا اجراء و نفاذ کرایا ہے" (زمیندار ۲۵ ستمبر)

"زمیندار" کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس وقت امیر کابل کے خلاف جو لوگ کھڑے ہیں۔ وہ بھی "علماء کرام کے فتوٰی کے اجراء و نفاذ" کے لئے ہی کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے علماء نے ہی انہیں بتایا ہے۔ کہ امیر چونکہ جادہ صواب سے ہٹ کر گمراہی کی طرف جا رہا ہے اس لئے اس کے خلاف جہاد کرنا مذہبی فرض ہے۔ پس اگر کابل کے "علماء" کے فتوٰی سے مولوی نعمت اللہ خاں صاحب مرتد ٹھہر کر قابل سنگساری ہو سکتا ہے۔ تو خوست کے علماء کے فتوٰی کے رو سے امیر کابل بھی مرتد ہے۔ اور اسے سزا دینے کے لئے قبائل خوست کی سعی بھی بالکل جائز اور درست ہے۔ کیا "زمیندار" علماء دیوبند اور جمیعۃ العلماء خوست کے علماء کی اس کوشش اور سعی کی تائید کرینگے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

پھر اسی فقہ حنفیہ میں جس کے حوالہ سے مولوی نعمت اللہ خانصاحب کو مرتد کہکر قابل سنگساری قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی موجود ہے۔ کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضؓ یا حضرت عمر رضؓ یا حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کا انکار کرے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔ اور شیعہ نہ صرف ان خلفاء کی خلافت کے منکر ہیں۔ بلکہ انہیں سخت برا بھلا بھی کہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے "زمیندار" اور "سیاست" کا اقرار ہے۔ کہ وہ کابل میں رہتے ہیں۔ اپنی مجالس منعقد کرتے ہیں اور اپنے عقائد کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں انہیں کیوں سنگسار نہیں کرایا جاتا۔ اور کیوں ان کے بارے میں حدود شریعت نہیں قائم کی جاتیں۔

بات یہ ہے۔ کہ حدود شریعت کا خیال بھی امیر کابل کو بے کس احمدیوں کے متعلق ہی آتا ہے۔ کسی اور کے خلاف اس قسم کا فیصلہ کرنے کی نہ اسے جرأت ہے۔ اور نہ ہمت ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

مولوی نعمت اللہ خانصاحب کی شہادت

از حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہند

فرمودہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ جمعہ میں میں نے آپ صاحبان کو مولوی نعمت اللہ خانصاحب کے شہید ہونے کی افسوسناک خبر سنائی تھی۔ اس وقت تک صرف شہید ہونے کی خبر آئی تھی۔ اور تفصیلی حالات معلوم نہ تھے۔ اب اس خبر کے شائع ہونے کے بعد احباب تفصیلی حالات سن چکے ہیں۔ اس لئے تفصیلی حالات مجھے سنانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ میں چند باتیں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں ؛

مولوی نعمت اللہ کی مردانگی

ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ کابل کے ایک اخبار سے جو افغانستان کی گورنمنٹ کا سرکاری اخبار ہے۔ اور جس کا نام حقیقت ہے۔ اس سے ہم کو دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات جو ہمیں اس سے معلوم ہوتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ اخبار مذکور نعمت اللہ خاں مرحوم کی شہادت کا بیان لکھتے ہوئے ان باتوں کا اقرار کرتا ہے۔ کہ دم اخرین تک نہ صرف وہ احمدیت پر قائم ہی رہے۔ بلکہ بڑے زور سے احمدیت کا اعلان اور اظہار بھی کرتے رہے۔ انہیں بار بار کہا گیا۔ کہ اپنے عقائد سے توبہ کر لو۔ اور اپنی جان کو بچا لو۔ لیکن انہوں نے اس امر کو گوارا نہ کیا۔ اور اپنی جان کو پیش کر دیا۔ ہماری جماعت کیلئے یہ ایک بہت خوشخبری ہے۔ کہ وہ موت کے وقت تک اپنے عقائد پر قایم رہے۔ اور نہ صرف قائم رہے۔ بلکہ احمدیت کا زور سے اعلان بھی کرتے رہے۔ یہ بات ایسی ہے۔ کہ جتنی بھی اس کی قدر کی جائے۔ کم ہے۔ کیونکہ ظالموں نے سر سے لے کر پیر تک زور لگایا۔ کہ کسی نہ کسی طرح وہ ان کو مرتد کریں حتیٰ کہ آخری وقت جب انہوں نے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اور نفل پڑھ چکے۔ تو بھی ان کو کہا گیا۔ کہ تم اپنے عقائد سے توبہ کر لو۔ اور اپنی جان کو ہلاکت سے بچا لو۔ لیکن انہوں نے اس امر کو قبول نہ کیا۔ بلکہ خوشی سے ہنستے ہوئے جان قربان کر دی۔ پس ان حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدیت پر تا دم مرگ قایم رہے۔ اور یہ بات بہت بڑی قدر کی بات ہے۔ اس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے ؛

کس الزام میں قتل کیا گیا

دوسری بات جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ پہلے اسے چھوٹی عدالتوں میں پیش کیا گیا۔ اور جو الزام اور جرم چھوٹی عدالت نے لگایا۔ وہی جرم اور الزام ہائی کورٹ میں بھی ان پر لگایا گیا۔ اور وہ الزام یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کا سچا متبع کہتا ہے۔ اور اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا یقین کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کو وفات یافتہ مانتا ہے۔ مرزا صاحب کی کتب کو صحیح مانتا ہے۔ اور ان کے الہاموں پر یقین رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ اخبار حقیقت کے اس بیان سے ان اخبار والوں کے بیان کی تردید ہو جاتی ہے۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ عقائد کے اختلاف کی وجہ سے کسی کو ایسی انتہائی درجہ کی سزا دی جائے۔ بلکہ ان کے سنگسار کرنے کی وجہ یہ ہوگی۔ کہ کوئی سیاسی جرم سرزد ہوا ہوگا کابل کے اخبار نے ان کے اس بیان کی تردید کر دی ہے۔ اور بتلا دیا ہے۔ کہ نعمت اللہ خاں کو سنگسار کرکے شہید کرنے کیوجہ سوائے اختلاف عقائد کے اور کچھ نہ تھی ؛

شہید کے کام کو جاری رکھنا

تیسری بات جو میں آپ لوگوں کو بتلانی چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ جب نعمت اللہ خاں مرحوم کے شہید ہونے کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو بذریعہ تار پہونچائی گئی۔ تو حضور نے ایک تار اس کے جواب میں ارسال فرمائی۔ اگرچہ وہ تار اخبار الفضل ۱۱ ستمبر میں چھپ چکی ہے۔ لیکن بہت سے ہیں۔ جو اخبار نہیں پڑھتے۔ اور پھر بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جو پڑھنا بھی نہیں جانتے۔ اس لئے میں حضرت صاحب کا وہ تار اخبار سے سناتا ہوں۔ (اس کے بعد مولوی صاحب نے وہ تار اخبار سے سنایا اور پھر فرمایا) یہ وہ پیغام ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جماعت کے نام بھیجا ہے۔ اس پیغام کے پہونچنے سے پہلے ہی بعض احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ اور وہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر جب حضرت صاحب کا پیغام پہونچا اور شائع ہوا۔ تو لوگوں میں اور تحریک ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ کل نام جواب تک میرے پاس آئے ہیں انیس ہیں۔ تین ان میں سے وہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت صاحب کے پیغام کے آنے سے قبل ہی اپنے ناموں کو پیش کر دیا تھا۔ اور ۱۶ وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے نام کو حضرت صاحب کے تار کے چھپ جانے کے بعد پیش کیا ہے۔ غرضکہ ۱۹ اشخاص ہیں۔ جنہوں نے اس کام کو جاری رکھنے کے لئے اپنے اپنے نام پیش کئے ہیں ؛

کابل کی بہیمیت اور اخبارات

سول ملٹری گزٹ

اخبار مذکور اپنے ۱۵ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے :۔ افغان عدالتوں کا اصل فیصلہ جس میں مولوی نعمت اللہ احمدی کو سزائے موت کے قابل مجرم قرار دیا گیا ہے۔ ہم نے گذشتہ اشاعت میں ایک افغان اخبار سے نقل کیا تھا۔ یہ فیصلہ جس کے اصلی ہونے میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں مقدمہ کو پہلے سے بھی بدتر رنگ میں ظاہر کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو افغانستان کی ترقی اور نئی روشنی سے متاثر ہونے کے معتقد ہیں۔ یقیناً بہت بڑی ناامیدی کا باعث ہوگا۔ اس بات کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ سزا یافتہ مولوی امیر کے خلاف ضرور کسی پولٹیکل سازش میں مبتلا پایا گیا ہوگا مگر فیصلہ عدالت میں اس قسم کے کسی الزام کا ہرگز ذکر نہیں بلکہ اسے صرف اس کے مذہبی خیالات اور عقائد کی بنا پر مجرم قرار دیا گیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ سارا فیصلہ ایک ایسے جاہلانہ مذہبی تعصب سے لبریز نظر آتا ہے۔ کہ جس کے امکان کا تصور بھی بیسویں صدی میں مشکل سے ہوسکتا ہے یہ بات بے شک باور کی جاسکتی ہے۔ کہ اس مقدمہ کی تہ میں ایک پولٹیکل تحریک تھی۔ یعنی درحقیقت اس کا موجب وہ عنصر ہوا۔ جس کو خوش کرنے اور جس کی مخالفت کو موافقت سے بدلنے کا امیر کو خاص فکر ہے۔ کیونکہ اس کی اصلاحات پر ان بے حد متعصب لوگوں کی طرف سے خلاف شرع اسلام ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر امیر کا منشاء اپنی سلطنت کے ان بڑھتے ہوئے متعصب لوگوں کو خوش کرنا ہی تھا۔ تو یہ بات اس نے اس نیک نامی کو قربان کرکے حاصل کی ہے۔ جو اس کی گورنمنٹ کو ترقی یافتہ ہونے اور مذہبی رواداری کے لئے حاصل ہوسکتی تھی ؛

ہمیں احمدیہ جماعت کے مختلف مرکزوں سے احتجاج کے جلسے ہونے کی متواتر رپورٹیں آرہی ہیں۔ اور ہمیں اس بات پر ہرگز حیرانگی نہیں۔ کہ ان کے لئے یہ واقعہ ایک گہرے صدمے اور بے چینی کا موجب ہے۔ جس میں امیر عبدالرحمن کے زمانہ میں ان کے دو ہم مذہب بھائیوں کا اسی قسم کی سزا کا شکار ہونے کے واقعہ کی یاد اور بھی اضافہ کرتی ہوگی۔ افغانستان کو احمدیوں کے خلاف جو یہ عناد ہے۔ اس کا سمجھنا ایک مشکل امر ہے۔ خصوصاً جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان عام طور پر دوستانہ تعلقات پائے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ فرقہ جو احمدیوں کے نام سے ہندوستان میں موسوم ہے۔ ایک امن پسند اور اشتعال انگیزی سے بالکل بری فرقہ ہے ؛

اخبار مسلم اوٹ لک

اخبار مذکور اپنے ۱۴ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے :۔ سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کی طرف سے ہمارے پاس اس فیصلہ کا ترجمہ پہنچا ہے۔ جو کہ افغانی سرکاری عدالتوں نے مولوی نعمت اللہ خاں مرحوم کے متعلق صادر کیا ہے سکرٹری صاحب موصوف بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ ترجمہ افغانستان کے ایک اخبار سے کیا گیا ہے۔ غیر مسلم دنیا کے سامنے اسلام کی عزت قائم رکھنے کے لئے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں۔ کہ اخبار موصوف نے افغانی عدالتوں کا فیصلہ غلط رنگ میں پیش کیا ہے (مگر یہ صحیح نہیں۔ حقیقت کابل کا سرکاری اخبار ہے۔ اور اس نے اصل فیصلہ شائع کیا)

کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ اور حنفی مذہب کا بھی کوئی ترجمہ اس قرآنی حکم کی خلاف ورزی کو صحیح قرار نہیں دیتا۔ قرآن کریم مسلمانوں کو بتاتا ہے۔ کہ یہودی۔ عیسائی اور صابی بھی تمام وہ جو خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں اور جو اعمال صالحہ بجا لاویں۔ اللہ کے پاس اپنا اجر پائینگے اور انہیں کوئی غم نہیں ہوگا ؛

یہ بات بغیر حکمت کے نہیں ہوسکتی۔ کہ یہ آیت ایک سے زیادہ مرتبہ نازل ہوئی۔ اور اسی طرح اس کے علاوہ ایسے ہی زوردار الفاظ میں کلام الٰہی میں اور احکام کثرت سے ہیں۔ جن میں مذہبی آزادی کا ذکر ہے۔ اور مسلمانوں پر یہ فرض ہے۔ کہ الٰہی احکام کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں۔ اسلامی شرعی فیصلہ جات کے ایسے نمونہ کو قبول کرنے سے جو کہ نعمت اللہ خاں مرحوم کے متعلق افغانی عدالتوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے ؛ ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کی نظر میں جن کو ابھی ہمنے اسلام کے اندر داخل کرنا ہے۔ جو نقصان اسلام کو پہنچتا ہے۔ اس کا اندازہ حد تصور سے باہر ہے۔ ایک مسلمان جو ایسے فیصلہ کا اعلان کرتا ہے۔ وہ دنیا میں دشمنان اسلام کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف ایک زبردست ہتھیار دیتا ہے۔ اور یہ ہتھیار اپنے ظالمانہ اثر کے لحاظ سے اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ جبکہ یہ بجائے اسلام کی اصلی اور خوبصورت شکل کے ایسی مفسدانہ شکل پیش کرتا ہے ؛

اخبار کیسری روزانہ لاہور

۱۲ ستمبر کے پرچہ میں اخبار مذکور لکھتا ہے :۔ احمدی اخبارات کے کالموں میں اس امر کا بہت شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ کابل میں افغان گورنمنٹ اور خود امیر کابل کے حکم یا مرضی یا منظوری سے نعمت اللہ نامی ایک احمدی مولوی کو اس جرم کی پاداش میں سنگسار کرکے ہلاک کردیا گیا۔ کہ وہ احمدیت کا حامی اور پرچارک تھا۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ امیر افغانستان کی حکومت نے یہ جابرانہ کام صرف ان ملانوں کو خاموش رکھنے کے لئے کیا ہے۔ کہ جنہوں نے امیر کو آزادی خیال کا حامی اور یورپین تہذیب کا دلدادہ سمجھ کر اس کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کر رکھا ہے۔ کچھ بھی ہو۔ افغانستان میں اس قسم کی وحشیانہ سزا کا اب تک مروج ہونا اور محض خیالات کی بنا پر کسی شخص کا اس طرح سنگسار کردینا سخت قابل اعتراض ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ افغانستان ابھی تہذیب سے کوسوں دور ہے۔ جس ملک کی سرحد پر ایسی ظالم اور جابر حکومت کا دار الخلافہ ہو۔ اس کی بدقسمتی میں کیسے شک ہوسکتا ہے ؛

افغانستان میں ایک احمدی مولوی کے محض بعض مذہبی خیالات رکھنے کی بنا پر سنگسار کرنے کے فعل کو تمام مہذب دنیا میں نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور دیکھا جانا چاہیئے۔ مگر افغانستان کے مذہبی دیوانے ملاؤں کو اس کی کچھ پروا نہیں۔ وہ اس ظالمانہ جابرانہ بلکہ وحشیانہ سزا کو اپنے مذہب کے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ اور اس پر خوش ہیں۔ افغانستان کے ملانے تو ایک طرف رہے۔ ہندوستان میں بھی ایسے مذہبی دیوانے موجود ہیں۔ جو اس فعل کو مذہباً جائز قرار دیتے ہیں۔ مثلاً لدھیانہ کے ایک مفتی محمد نعیم نامی نے اخبار "زمیندار" لاہور کے کالموں میں ایک اعلان شائع کردیا ہے۔ کہ چونکہ جمیع علماء اسلام باتفاق مرزائیت کو ارتداد قرار دیتے ہیں۔ اور مرتد کی سزا بروئے شریعت اسلام قتل ہے۔ لہذا امیر کابل کا مولوی نعمت اللہ خاں مرزائی کا کابل میں سنگسار کرانا جائز ہے۔ اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کا عیسائی طاقتوں سے اس سنگساری کے خلاف اظہار نفرین کی خواہش کرنا ایک خلاف انسانیت فعل ہے ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعلےٰ دفاتر کی جدید تنظیم

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعلےٰ دفاتر ملا کر ایک صدر دفتر بنا یا گیا ہے۔ دفاتر کی جدید تنظیم حسب ذیل ہے

نام دفتر	پتہ جس پر خط وکتابت کرنی چاہیئے	افسران اعلےٰ کے موجودہ عہدے	افسران اعلےٰ کا پتہ مخفف پتہ	تار کا پتہ
ایجنٹ	ایجنٹ	ایجنٹ	اے۔جی۔ٹی	نوورکا Noverca. A.g.t
ٹریفک مینیجر اوپریٹنگ لوکو رننگ سپرنٹنڈنٹ	ایجنٹ اوپریٹنگ	چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ	سی۔او۔پی۔ایس C.O.P.S.	ناروسٹ Norwest
ٹریفک مینیجر کمرشل	ایجنٹ کمرشل	چیف کمرشیل مینجر	سی۔سی۔ایم C.C.M	
چیف انجنیر	ایجنٹ وے اینڈ ورکس	چیف انجنیر	سی۔ای۔این C.E.N	
لوکو سپرنٹنڈنٹ کیرج اینڈ ویگن سپرنٹنڈنٹ	ایجنٹ میکنیکل	چیف میکنیکل انجنیر	سی۔ایم۔ای C.M.E	

دفاتر چیف آڈیٹر (سی۔اے) و کنٹرولر آف سٹورز (سی۔او۔ایس) کو موجودہ تنظیم سے مستثنےٰ رکھا گیا ہے۔ اور ان کے مختلف تار کے پتوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اور وہ یہ ہیں:۔

چیف آڈیٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے (NOVERAUD) تار کا پتہ نوورآڈ

کنٹرولر آف سٹورس نارتھ ویسٹرن ریلوے (Stores Lahore) سٹورس لاہور

سی۔والٹن۔ اسسٹنٹ کرنیل آر۔ای

ایجنٹ

۱۸ ستمبر ۱۹۲۴ء

جیبی تقطیع پر مشہور و معروف احمدی مفسر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا اپنا کیا ہوا ترجمہ

اور

تفسیری نوٹ

مولانا موصوف کی ترجمہ کردہ صرف یہی حمائل ہے

عالی جناب مکرم محترم مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب عالم قرآن و ماہر تفاسیر و احادیث و کتب سلسلہ احمدیہ و پروفیسر مدرسہ احمدیہ دارالامان نے محض احمدی احباب کی اشد ضرورت کو دیکھتے ہوئے نہایت خلوص کیساتھ اپنے قیمتی اوقات کو خدا کی راہ میں قربان کرتے ہوئے ہماری التجا پر نہایت مہربانی فرما کر یہ اہم کام کیلئے ہم احمدی احباب دوسرے تراجم کے محتاج ہی رہتے تھے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے کسی خاص شخص کی طرف منسوب ہوتا ہوا آج تک کوئی ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ لہذا دوستوں کی تڑپ اور اس اشد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے کوشش کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی جناب سے خود بخود سامان میسر آئے۔ اور حضرت مولانا جیسے باکمال وجود کو اس کام کیلئے کھڑا کر دیا۔ اور انہوں نے احمدی جماعت پر نہایت درجہ کی شفقت فرما کر پہلے تراجم کے نقائص دور کرتے ہوئے صحیح ترجمہ اور بعض حواشی پر تفسیری نوٹ بھی فرمائے ہیں

احمدی احباب کو بشارت ہو،

کہ آپ لوگوں کی ضرورت کو خدا نے عین وقت پر پورا کیا ہے۔ جیبی حمائل شریف مترجم کو اعلےٰ پیمانہ پر طبع کرانا شروع کر دیا ہے۔ کاغذ عمدہ اور لکھائی چھپائی نفیس ہوگی۔ صحت کا بھی پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ اس کی خوبیاں اس کے دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ جلد کے لئے انگلینڈ اور جرمن سے سامان منگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ باوجود ان ہمہ اوصاف کے قیمت بھی انشاء اللہ تعالےٰ ارزاں ہوگی۔

رعایت جو دوست نومبر تک خریداری کی درخواست بھیج دینگے۔ انکا نام جلد پر سنہری حروف میں مفت لکھا جائیگا۔ قیمت اور نمونہ کا صفحہ الگ جلد شائع ہوگا۔ احباب انتظار کریں۔

المشتہر محمد اسماعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب و جلد سازان قادیان دارالامان

قادیان میں مکان بنانے والوں کیلئے ایک نادر موقع

اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہے۔ تو ۱۵ اکتوبر تک روپیہ پیشگی بھیجنے والے کو مبلغ چودہ للعہ روپیہ فی ہزار اینٹ پختہ جسمیں دس فی صدی ناقص یا روڑہ ہوگا بھٹہ پر دیجاویگی۔ اینٹ کا سائز ۳×۴½×۹ جو بھٹہ پر موجود ہے۔ اگر کوئی شخص صرف بیعانہ ہی یا سودا کرنا چاہے۔ اس کو ماہ جنوری میں اینٹ ۱۵ روپیہ ہزار بحساب شرح مذکورہ بالا دی جاوے گی۔

عبد الرحمن و محمد عبد اللہ احمدی مالک بھٹہ احمدیہ قادیان دارالامان

امداد کی ضرورت

ہر ایک بھائی میرے دردمند دل کی دعا لے۔ میرا لڑکا جس کا حلیہ یہ ہے۔ آنکھیں بڑی پیشانی کشادہ۔ قد درمیانہ۔ زبان میں لکنت نام عبد اللہ [illegible] ماہ جولائی میں سرگودھا سے مفقود ہے [illegible] کا پتہ ملا ہے احباب خاص طور پر تلاش کرکے میری امداد کریں۔ اگر ملجائے تو پاس رکھ کر مجھے اطلاع دیں اسکی خوراک و خرچ شکریہ سے ادا کیا جائیگا۔

مکان کی فروخت

واقع قصبہ قادیان میں میرا ایک مکان کلعمارت خام موجود ہے اور میں اس کو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جس صاحب کو مکان خریدنے کی ضرورت ہو مجھ سے زبانی یا بذریعہ خط وکتابت قیمت کا فیصلہ کرلیں۔ یا بذریعہ بابو اللہ دتا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر صاحب۔ قادیان۔

حنیمن مڈیکل انسٹی ٹیوٹ ہی انگریزی و مادری زبان میں یونانی و ہومیوپیتھک سیکھنے کا آسان ذریعہ ہے۔ کورس ۲ و ۳ سال ٹائٹلس M.B.H.S.L.P.H.S یونانی ٹائٹل شمس الاطبا و نجم الاطبا یہاں بیرونی ڈاکٹر و حکیم بھی امتحان دیکر ٹائٹلس حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ کالج سنہ ۱۸۶۰ء ایکٹ ۲۱ کے قانون کے بموجب بنگال و انڈیا گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے

سکریٹری ڈاکٹر امید علی۔ ایم ٹکساف لین کلکتہ،

مختصر ضروری خبریں

ریاست بھرت پور میں سیلاب سے تباہی بھرت پور کی ریاست میں چند دن ہوئے سخت سیلاب آیا تھا۔ جس سے دو سو کے قریب دیہات تباہ ہو گئے۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ شملہ کی ۱۸ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بھرت پور کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ پانی اب اتر رہا ہے۔ بھرت پور شہر کا ½ حصہ بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ نقصان کا اندازہ پونے دو کروڑ کے قریب ہے۔

امریکہ سے اکالیوں کا جتھہ وینکوور (امریکہ) سے اکالیوں کا ایک جتھہ آیا ہے۔ جو کلکتہ پہنچ چکا ہے۔ اور ۲۸ ستمبر کو امرتسر پہنچے گا۔

ایڈیٹر لاحول کی معافی نامنظور اخبار لاحول کے ایڈیٹر مسٹر بسمل کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں اس نے گورنمنٹ سے معافی مانگی تھی۔ مگر اسے معافی نہیں دی گئی۔ اور اس کے خلاف فرد جرم لگ چکا ہے۔

سردار محمود طرزی کی آمد سردار محمود طرزی جو پیرس میں افغانی سفیر مقرر تھے ۱۹ ستمبر بمبئی پہنچ گئے۔ مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے قتل کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ میرے نزدیک اختلاف عقائد قتل کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کابل میں تمام مذاہب کے لوگوں کو آزادی دی گئی ہے۔

ہندو لیڈروں کو ہندو سبھا کی تنبیہہ الہ آباد کی ہندو سبھا نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں ان تمام ہندو رہنماؤں سے درخواست کی گئی ہے۔ جو دہلی کی ہندو مسلم کانفرنس میں شریک ہونگے۔ کہ وہ اس بات پر مضبوط رہیں۔ کہ کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہونے پائے جو ہندو سبھا کے اغراض و مقاصد سے سر مو بھی مختلف ہو۔ دہلی کی مجلس اتحاد کا سمجھوتہ اور قرار دادیں اسی صورت میں ہندو قوم کے لئے قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ کہ ہندو مہا سبھا کے کھلے اجلاس میں ان کی تصدیق ہو جائے۔

گاندھی جی کی صحت دہلی ۲۳ ستمبر۔ ڈاکٹر انصاری اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے گاندھی جی کی صحت کے متعلق حسب ذیل تار شائع کیا ہے۔

"مہاتما جی کی صحت دن بھر اچھی رہی۔ اور انہیں بہت اچھی نیند آئی" گاندھی جی کا وزن دن بدن گھٹ رہا ہے۔ انہیں موٹر میں بیٹھ کر سیر کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ اب وہ مسٹر محمد علی کے مکان سے سبزی منڈی کی ایک کوٹھی میں آ گئے ہیں۔ جہاں کسی کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں۔

تار اکیشور کے ستیہ گرہ کا خاتمہ کلکتہ ۲۴ ستمبر تار اکیشور کا ستیہ گرہ اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ مہنت نے ایک جلسہ عام میں اپنی دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ حسب معمول بیس رضا کار محل کے دروازہ کی طرف گئے۔ مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ کیونکہ اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ محل ملکیت عام ہے۔ اور ہر شخص کے لئے کھلا ہے پولیس کی جماعت پہلے ہی سے واپس بلائی گئی تھی۔ مہنت نے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلسل بیماری نے میرے جسم اور دماغ کو کمزور کر دیا ہے۔ اس لئے میں پروہت گری کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ اور اسے میں کلیتہً مسٹر داس کے سپرد کرتا ہوں۔ پروہت گری نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں ہمیشہ کمیٹی کے مشورہ کے مطابق عمل کروں گا۔ کیونکہ یہ میرے پیشرو کی خاص ہدایت ہے۔ مسٹر داس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک کمیٹی نے محل پر مکمل قبضہ نہیں کر لیا۔ تمام چابیاں میرے پاس رہی ہیں۔ اب چابیاں پروہت گری کے حوالے کر دی گئیں۔ محل کا ایک حصہ کانگرس کے لئے مخصوص کیا جائیگا۔ مسٹر داس نے کہا۔ کہ آج کے دن سے میں ہر اس امر کا ذمہ دار ہونگا۔ جو یہاں مندر یا اس کی جائداد کے متعلق کیا جائے گا۔

اخبار ریاست اور امیر کابل ہمعصر ریاست دہلی لکھتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں افغانستان کے واقعہ سنگساری کے متعلق جو وہاں ایک احمدی کو صرف مذہبی عقائد کے باعث مار دیا گیا تھا۔ اور اپنی رائے اس سزا کے خلاف دی۔ بعض مسلمان دوستوں نے اسے بہت برا منایا تھا۔ کہ یہ سزائیں شرع کے مطابق اور اسلام کے موافق ہیں۔ مگر اب تازہ اطلاعیں مظہر ہیں۔ کہ اس قتل سے دنیا کے معقول علاقہ میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور سزا کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ان تمام لوگوں کی رائے کے علاوہ ٹرکی کے سابق شہنشاہ اور خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید خان نے بھی سوئٹزرلینڈ سے اس مذہبی قتل کے خلاف رائے دی ہے۔ اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ گو یہ اسلام کا مذہبی مسئلہ ہے۔ اور ہمیں حق حاصل نہیں۔ کہ اس کے متعلق کوئی بحث کریں۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس سزا کو نہ صرف غیر مسلم لوگوں بلکہ اکثر مسلمانوں نے بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔

لالہ لاجپت رائے کی واپسی لالہ صاحب موصوف ولایت سے واپس آ گئے ہیں۔ کوہاٹ کے ہندوؤں کو انہوں نے دو ہزار روپیہ بطور امداد دیا۔ اور بڑی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

وزیر زراعت سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ رائے صاحب چودھری چھوٹو رام صاحب نے وزارت زراعت پنجاب کا چارج لے لیا ہے۔

وائسرائے اور مسلمانوں کا وفد شملہ ۲۴ ستمبر۔ کل وائسرائے نے مجلس قانون ساز ہند کے مسلمان ممبروں کے ایک وفد کو باریاب کیا۔

ارض روم میں ہولناک زلزلہ لندن ۲۰ ستمبر ولایت ارض روم میں دریائے اراس کے ساحل کے ۴۰ گاؤں میں سے ۳۷ گاؤں زلزلہ کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ بہت لوگ مر گئے یا زخمی ہو گئے۔

عظیم ترین ہوائی جہاز کی پرواز برطانیہ کا پہلا ہوائی جہاز "ڈریڈ ناٹ" برو کے ہوائی جہاز کے سٹیشن سے ۱۳ اگست کو اڑا یہ بہت بڑا ہوائی جہاز ہے۔ اور دنیا میں نہایت طاقتور جہاز ہے۔ زمین سے اس کی بلندی ۲۹ رفٹ اور طول ۴۲ فٹ ہے۔ اس میں دو سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ اس میں تین ٹن گولے یا تارپیڈو رکھی جائینگی۔ اس میں توپچیوں کا بہت سا عملہ سما سکتا ہے۔ اور جنگی کارروائی یا پرواز کے وقت ان کو سبکدوش بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس میں صرف ایک انجن لگا ہوا ہے۔

طفلس پر بالشویکی قبضہ پیرس ۲۰ ستمبر۔ طفلس کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خونریز جنگ کے بعد بالشویکی افواج شہر میں داخل ہو گئیں ۲۰۰ سر برآوردہ باشندگان کو پھانسی دیدی گئی۔ اور صدہا حکام کو قید کر دیا گیا۔ باغی فوجیں ترتیب سے پسپا ہو رہی ہیں۔ اور توقع ہے۔ کہ کچھ عرصہ دراز تک بے قاعدہ جنگ جاری رہے۔ آذربائیجان کی بغاوت ترقی پر ہے۔

کمال پاشا کو خلافت کی دعوت لنڈن ۲۴ ستمبر ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار یروشلم سے لکھتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا وفد جو فلسطین آیا تھا اور جو ہندوستان واپس جانے سے پیشتر انگلستان جا رہا ہے۔ اس کے ممبروں نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب مصطفےٰ کمال پاشا کو دعوت دینگے۔ کہ وہ خلافت کے منصب کو منظور کرے۔

طائف کا محاصرہ قاہرہ ۲۴ ستمبر اخبار المقطم کا بیان ہے کہ حجاز کے عساکر نے پیش قدمی کر کے طائف کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور وہابیوں کے سلسلہ رسل و رسائل کو پوری

(باہتمام عبدالرحمٰن کشمیری تاجر و مالک پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)